مفتی اعظم
کی
استقامت و کرامت

مصنف
مفتی محمد عابد حسین مصباحی نوری قادری



ناشر: رضا اکیڈمی

مفتی اعظم

کی استقامت وکرامت

مصنف

مفتی محمد عابد حسین مصباحی نوری قادری

شیخ الحدیث مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور، (جھارکھنڈ)

رضا اکیڈمی

۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی۔ ۹

سلسلۂ اشاعت نمبر ۶۷۹

نام کتاب	:	مفتی اعظم کی استقامت وکرامت
مصنف	:	مفتی محمد عابد حسین مصباحی نوری قادری
اشاعت خصوصی	:	بموقع ۹۳ رسالہ عرس رضوی ،نوری
بار اوّل	:	۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء
ناشر	:	رضا اکیڈمی، ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، ممبئی-۹ فون:022-66342156، فیکس:022-66659236
طابع	:	رضا آفسیٹ، ممبئی-۳
تعداد	:	۱۱۰۰ (گیارہ سو)
خصوصی قیمت	:	Rs.20=00

''حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ خود امامت کرنے سے بہت اجتناب فرماتے تھے۔ کافی اصرار کے باوجود امامت کے لیے دوسرے کو بڑھا دیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ برن پور ضلع بردوان میں تشریف لائے۔مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا ایک امام نے حضرت کے حکم کے بموجب نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں ''الحمد'' شریف کے بعد ''قل یا ایھا الکافرون'' پڑھی۔سلام کے بعد حضور مفتی اعظم ہند نے امام صاحب سے فرمایا۔نماز نہ ہوئی، پھر سے پڑھی جائے۔چنانچہ پھر سے ایک دوسرے عالم نے نماز پڑھائی پھر بعد نماز فرمایا: امام صاحب یہ نماز تو ہوگئی مگر مکروہ ہوئی کیوں کہ آپ کے کرتہ کا بٹن (اور سینہ کھلا) رہ گیا۔کسی نے پوچھا حضور پہلی نماز کیوں نہیں ہوئی تھی؟ فرمایا! اس لیے کہ امام صاحب نے سورۂ کافرون پڑھی تھی جس میں مد والا الف ہے اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔(یعنی بغیر الف اور مد کے پڑھی)''۔

ظاہر ہے کہ مذکورہ سورہ میں مثلاً 'لا اعبد' کے الف مدہ کو حذف کر دیا جائے تو لائے نافیہ سے لام تاکید میں بدل جائے گا۔اور معنی منفی نہ رہ کر مثبت ہو جائے گا۔جو سراسر معنی مقصود کے خلاف ہے اسی لیے آپ نے نماز کے اعادہ کا حکم صادر فرمایا۔

ازالۂ منکر میں کسی کی رعایت نہ کرنا

تحریک پاکستان کی آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔اس میں غیر منقسم ہندوستان کے بے شمار اکابر علمائے کرام و مشائخ عظام قدست اسرارہم شریک ہوئے۔مفتی اعظم، محدث اعظم، اور پیر جماعت علی قدست اسرارہم بھی خاص طور پر مدعو کیے گئے۔اس دور میں پیر جماعت علی قدس سرہ کا حلقۂ ارادت بہت زیادہ وسیع تھا۔تقریباً ڈیڑھ لاکھ مریدین تو صرف اس کانفرنس میں حاضر آئے تھے، یکے بعد دیگرے علمائے کرام کی تقریریں ہوتی رہیں، پیر جماعت علی قدس سرہ تقریر فرما رہے تھے کہ آپ کی زبان مبارک سے یہ جملہ نکل گیا کہ ''محمد علی جناح ولی اللہ ہے'' اتنا کہنا تھا کہ سارے علمائے حاضرین میں اس پر چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔اور سارے لوگ اسٹیج سے کھسکنے لگے۔مگر کس کی مجال تھی کہ ان کو لقمہ دے

سکے۔ کیونکہ ان کے لاکھوں مریدین سے مقابلہ کرنا آسان نہ تھا۔ اسی وقت یہ بات لوگ حضور مفتی اعظم اور محدث اعظم قدس سرہما کی بارگاہ میں پیش کرنے ان کی قیامگاہ تک پہنچے حضرت مفتی اعظم نے بلاخوف وخطر فرمایا۔ ''ٹھیک ہے، اگر شریعت کی بات ہے تو ابھی چل کر حضرت پیر صاحب زید مجدہ سے دریافت کرلیا جائے۔ اگر ہنگامہ ہوگا تو سمجھا جائے گا۔ چنانچہ یہ دونوں بزرگ فوراً اسٹیج پر پہنچے اور عرض کیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ''جناح ولی اللہ ہے'' تو یہ آپ کی تحقیق ہے یا کسی نے آپ کو بتایا ہے۔ حضرت موصوف نے فرمایا، نہیں، یہ میری اپنی تحقیق نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے مجھ سے بتایا ہے، کیا لوگ اسی لیے بھاگ رہے تھے؟ دونوں حضرات نے کہا کہ جس نے بتایا سراسر غلط بتایا ہے، کیونکہ وہ شیعہ (بوہرا) ہے۔ لہٰذا کسی طرح اس کا مسلمان ہونا ثابت نہیں تو وہ ولی اللہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ حضرت پیر صاحب قدس سرہ نے فرمایا، ''مائک قریب کرو'' پھر فرمایا، سارے خطباء اور سارے علما اور سارے حاضرین سنیں، مجھ سے ایک غلطی ہوگئی ہے کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ محمد علی جناح ولی اللہ ہے'' وہ ہرگز ولی اللہ نہیں ہے۔ میں توبہ کرتا ہوں اور کلمہ پڑھتا ہوں آپ لوگ بھی توبہ واستغفار کرو اور پڑھو'' لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ '' پھر خود بھی کلمہ پڑھا اور سب سے پڑھوایا۔ ؎

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علمائے اہل سنت اپنی شرعی ذمہ داری کسی موڑ پر ادا کیے بغیر نہیں رہتے۔ ہمیشہ مسلمانوں کے دین وایمان اور شریعت کے تحفظ میں کوئی رعایت نہیں کرتے۔ یہیں سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ وفاداران رسول شریعت کے تحفظ میں اپنوں کی بھی کوئی رعایت نہیں کرتے اور خلاف شرع حرکات میں مفاہمت نہ کرتے۔ ظاہر ہے کہ جو حضرات اس سلسلہ میں اپنوں کی بھی رعایت نہیں کرسکتے تو ان اغیار کی کب رعایت کرسکتے تھے جو غداران رسول ہیں۔ جن کا شیوہ ہی بن چکا ہے اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے وفاداروں کی شان میں توہین وگستاخی کرنا۔

؎ اس واقعہ کو مولانا جہانگیر موصوف نے حضرت سید العلما اور خطیب مشرق مولانا مشتاق احمد نظامی قدس سرہما کے حوالہ سے راقم کو سنایا۔